

حضرت فاطمه معصومہ سلام اللہ علیہا

<"xml encoding="UTF-8?>



حضرت فاطمه معصومہ سلام اللہ علیہا

فاطمه بنت موسی بن جعفر، حضرت معصومہؓ کے نام سے مشہور، امام موسی کاظم علیہ السلام کی بیٹی اور امام علی رضا علیہ السلام کی بہن ہیں۔ جب آپ کے بھائی امام رضا علیہ السلام مامون رشید کے حکم پر مدینہ سے طوس تشریف لے گئے تو کچھ مدت بعد حضرت معصومہ اپنے بھائی سے ملنے کے لئے مدینہ سے ایران کے سفر پر نکلے؛ لیکن راستے میں بھائی سے ملاقات سے پہلے قم میں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں پر دفن ہیں۔ تاریخی مآخذ میں آپ کی زندگی، تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ اپل تشیع کے یہاں آپ اور آپ کی زیارت خاص اہمیت کی حامل ہیں یہاں تک کہ ائمہؓ سے منقول احادیث کے مطابق قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے شیعہ جنت میں جائیں گے اور آپ کی زیارت کرنے والوں کیلئے بہشت واجب قرار دی گئی ہے۔ اسی طرح کہتے ہیں کہ حضرت فاطمه زبراؓ کے بعد صنف نسوان میں صرف آپ ہی کے لئے ائمہؓ معصومین کی طرف سے زیارت نامہ نقل ہوا ہے۔

حرم حضرت معصومہ قم میں واقع ہے۔

حضرت معصومہ کے بارے میں اطلاعات کی کمی

ذبیح اللہ محلاتی اپنی کتاب ریاحین الشریعہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت معصومہ کی زندگی کے بارے میں زیادہ معلومات ہماری دسترس میں نہیں ہیں؛ جیسے آپ کی تاریخ ولادت، تاریخ وفات، آپ کی عمر، کب مدینہ سے روانہ ہوئیں، کیا امام رضاؑ کی شہادت سے پہلے وفات پائی یا بعد میں۔ اس حوالے سے تاریخ میں کچھ درج نہیں ہے۔^[1]

حسب و نسب

فاطمه معصومہ امام کاظمؑ کی بیٹی اور امام رضاؑ کی بہن ہیں۔ شیخ مفید اپنی کتاب الارشاد میں امام موسی کاظمؑ کی دو بیٹیاں فاطمه کبرا اور فاطمه صغرا کا نام ذکر کرتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ہے کہ ان میں سے کون سی بیٹی حضرت معصومہ ہیں۔^[2]

ساتویں صدی کے اہل سنت عالم ابن جوزی نے بھی لکھا ہے کہ امام کاظمؑ کی چار بیٹیوں کے نام فاطمه تھے؛ لیکن انہوں نے بھی نہیں بتایا ہے کہ حضرت معصومہ ان میں سے کون سی ہیں۔^[3]

محمد بن جریر طبری صغير، اپنی کتاب دلائل الامامہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کی مادر گرامی کا نام نجمہ خاتون ہے جو امام رضا کی والدہ بھی ہیں۔[4]
تاریخ ولادت و وفات

قدیمی کتابوں میں حضرت معصومہ کی ولادت اور وفات کا ذکر نہیں ہوا ہے لیکن آیت اللہ استادی کا کہنا ہے کہ سب سے پہلے جس کتاب میں ان تاریخوں ذکر کیا ہے وہ جواد شاہ عبد العظیمی کی کتاب "نور الافق" ہے۔[5]

جو سنہ 1344 ہجری میں نشر ہوئی ہے۔[6]

اس کتاب میں آپ کی تاریخ ولادت پہلی ذیقعدہ سنہ 173 ہجری اور تاریخ وفات 10 ربیع الثانی سنہ 201 ہجری ذکر ہوئی ہے وہاں سے پھر دوسری کتابوں میں منتقل ہوئی ہے۔[7]

اسی کی بنیاد پر جمہوری اسلامی ایران کے سرکاری کلینڈر میں 1 ذی القعده کو روز دختر کا عنوان دیا گیا ہے۔[8]
بعض علماء نے شاہ عبد العظیمی کے اس نظریئے کی مخالفت کی ہے اور ان کی کتاب میں مذکورہ ان تاریخوں کو جعلی قرار دیا ہے؛ منجملہ آیت اللہ شہاب الدین مرعشی،[9] آیت اللہ موسی شبیری زنجانی،[10] رضا استادی[11] و ذبیح اللہ محلاتی[12] قابل ذکر ہیں۔
القاب

معصومہ اور کریمہ اہل بیت حضرت فاطمہ معصومہ کے مشہور القاب ہیں۔[13]

کہا جاتا ہے کہ لفب معصومہ، امام رضا سے منسوب ایک روایت سے اخذ کیا گیا ہے۔[14]

محمد باقر مجلسی کی کتاب زاد المعاد کی روایت میں امام رضا نے آپ کو معصومہ کے نام سے یاد کیا ہے۔[15]
آج کل آپ کا مشہور لقب کریمہ اہل بیت ہے۔[16]

کہا جاتا ہے کہ آیت اللہ مرعشی نجفی کے والد سید محمد مرعشی نجفی کو ائمہ میں سے کسی ایک نے حضرت معصومہ کے لئے کریمہ اہل بیت سے تعبیر کیا ہے۔[17]
شادی

ریاحین الشریعہ نامی کتاب کے مطابق یہ معلوم نہیں ہے کہ حضرت معصومہ نے شادی کی ہے یا نہیں، اور اولاد ہے یا نہیں؛[18] اس کے باوجود یہ مشہور ہے کہ حضرت معصومہ نے شادی نہیں کی ہے[19] اور شادی نہ کرنے کے بارے میں بعض دلائل بھی ذکر ہوئے ہیں؛ جیسے کہا کیا ہے کہ آپ نے کفو نہ ہونے کی وجہ سے شادی نہیں کی۔[20] اسی طرح یعقوبی لکھتا ہے کہ امام موسی کاظم نے اپنی بیٹیوں کو شادی نہ کرنے کی وصیت کی تھی؛[21] لیکن اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ اس طرح کی کوئی بات امام کاظم کی کتاب الکافی میں مذکور وصیت نامے[22] میں ذکر نہیں ہوئی ہے۔[23]
ایران کا سفر، قم میں ورود اور وفات

تاریخ قم نامی کتاب کے مطابق حضرت معصومہ نے سنہ 200 ہجری میں اپنے بھائی امام رضا سے ملاقات کے لئے مدینہ سے ایران کا سفر کیا۔ اس وقت امام رضا کا مامون عباسی کی ولی عہدی کا دور تھا اور امام خراسان

میں تھے؛ لیکن آپ راستے میں بیماری کی وجہ سے وفات پا گئیں۔[24] سید جعفر مرتضی عاملی کا کہنا ہے کہ حضرت معصومہؓ کو ساواہ میں دشمنان اہل بیت نے زبر سے مسموم کیا تھا اور اسی زبر کی وجہ سے کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آپ شہید ہو گئی تھیں۔[25]

حضرت معصومہؓ کے قم جانے کے بارے میں دو قول ہیں:

ایک قول کے مطابق جب آپ ساواہ میں بیمار ہو گئیں تو آپ نے اپنے ہمراہ افراد سے قم چلنے کے لئے کہا۔[26]

دوسرے قول جسے تاریخ قم کے مصنف زیادہ صحیح سمجھتے ہیں، کے مطابق خود قم کے لوگوں نے آپ سے قم آئے کی درخواست کی۔[27]

بیت النور

قم میں حضرت فاطمہ معصومہؓ نے موسی بن خزرج اشعری کے گھر پر قیام کیا (جو آج کل بیت النور کے نام سے مشہور ہے) اور 17 دن کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔[28] آپ کا جنازہ موجودہ حرم کی جگہ، بابلان قبرستان میں دفن کیا گیا۔[29]

1. محلاتی، ریاحین الشریعہ، ۱۳۷۳ ہجری شمسی، ج ۵، ص ۳۱۔
2. مفید، الارشاد، ۱۴۰۳ھ، ج ۲، ص ۲۲۳۔
3. ابن جوزی، تذکرة الخواص، ص ۳۱۵۔
4. طبری، دلائل الامامہ، ص ۳۰۹۔
5. استادی، آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او، ص ۳۰۱۔
6. استادی، «آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او»، ص ۲۹۷۔
7. استادی، آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او، ص ۳۰۱۔
8. شورای مرکز تقویم مؤسسه ژئوفیزیک دانشگاہ تهران، تقویم رسمی کشور سال ۱۳۹۸ هجری شمسی، ص ۹۔
9. محلاتی، ریاحین الشریعہ، ۱۳۷۳ ہجری شمسی، ج ۵، ص ۳۲۔
10. شبیری زنجانی، جرעהی از دریا، ۱۳۹۲ ہجری شمسی، ج ۲، ص ۵۱۹۔
11. استادی، آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او، ص ۳۰۱۔
12. محلاتی، ریاحین الشریعہ، ۱۳۷۳ ہجری شمسی، ج ۵، ص ۳۱ و ۳۲۔
13. مهدی پور، کریمہ اہل بیت، ۱۳۸۰ ہجری شمسی، ص ۲۳ و ۲۴؛ نیز ملاحظہ کریں: اصغری نژاد، «نظری بر اسمی و القاب حضرت فاطمہ معصومہؓ»۔
14. مهدی پور، کریمہ اہل بیت، ۱۳۸۰ ہجری شمسی، ص ۲۹۔
15. مجلسی، زاد المعاد، ۱۴۲۳ھ، ص ۵۲۷۔
16. مهدی پور، کریمہ اہل بیت، ۱۳۸۰ اش، ص ۳۲ و ۳۳۔
17. مهدی پور، کریمہ اہل بیت، ۱۳۸۰ اش، ص ۳۱ و ۳۲۔
18. محلاتی، ریاحین الشریعہ، ۱۳۷۳ اش، ج ۵، ص ۳۱۔

19. مهدی پور، کریمه اهل بیت، ۱۳۸۰ش، ص ۱۵۰.
20. مهدی پور، کریمه اهل بیت، ۱۳۸۰ش، ص ۱۵۱.
21. یعقوبی، تاریخ الیعقوبی، ۱۳۱۳ه، ج ۲، ص ۳۶۱.
22. کلینی، الکافی، ۱۳۰۷ه، ج ۱، ص ۳۱۷.
23. قرشی، حیاةالامام موسی بن جعفر، ۱۳۱۳ه، ج ۲، ص ۳۹۷.
24. قمی، تاریخ قم، توس، ص ۲۱۳.
25. عاملی، حیاةالسیاسی للامام رضا(ع)، ج ۱، ص ۴۲۸.
26. قمی، تاریخ قم، توس، ص ۲۱۳.
27. قمی، تاریخ قم، توس، ص ۲۱۳.
28. قمی، تاریخ قم، توس، ص ۲۱۳.
29. قمی، تاریخ قم، توس، ص ۲۱۳.